مولانا عبدالحق

سیدہ بتول رضی اللہ عنہا کی عمر

اس وقت روزنامہ خبریں لاہور اشاعت جمعۃ المبارک ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۹۴ء ہمارے پیش نظر ہے اس میں ایک مضمون بہ عنوان "حیات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا"، از سیدہ ارم نقوی شریک اشاعت ہے۔ محترمہ سیدہ نقوی صاحبہ سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق تحریر کرتی ہیں۔

"دختر رسول حضرت فاطمۃ الزہرا ۵ بعثت ۲۰ جمادی الثانی کو جمعہ کے دن مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی کنیتہ ام الحسنین اور القاب عذرا، بتول اور سیدۃ النساء ہیں۔ رسول پاک نے آپ کا نام فاطمہ تجویز فرمایا تھا۔ آپ نے حضرت خدیجہ کی گود میں پرورش پائی۔ جب حضور اکرم شعب ابی طالب میں قیام پذیر ہوئے تو آپ کی عمر تین سال تھی اس کے فوراً بعد آپ کی والدہ جناب خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔"

محترمہ نقوی صاحبہ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی جو تاریخ ولادت تحریر کی ہے یہ روایۃً و درایۃً درجہ صحت سے ساقط الاعتبار ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ محترمہ نقوی صاحبہ کی اپنی کلام میں تعارض ہے۔ ان کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت سیدہ بتول رضی اللہ عنہا کی عمر شریف تین سال تھی اور سیدہ خدیجہ کی وفات سن بعثۃ نبوی کے دسویں سال ہوئی تھی۔ بعثۃ نبوی کے دسویں سال جس بچی کی عمر تین سال ہو گئی۔ اس کی ولادت تو بعثۃ کے ساتویں سال میں ہونی چاہیئے نا کہ بعثۃ کے پانچویں سال میں۔ اب اگر اس تین سال کی عمر کو تسلیم کر لیا جائے تو ہجرت نبوی کے وقت ان کی عمر چھے سال ہو گی اور ۲ھ ماہ ذوالحجہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تو شادی کے وقت ان کی عمر آٹھ سال ہو گی اور ماہ رمضان ۳ھ کو حضرت حسنؓ کی ولادت ہے۔ گویا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر جس وقت نو سال تھی تو اس وقت ان کے بطن مبارک سے پہلے بچہ کی ولادت ہوئی۔ اور اگر ۵ بعثت کو ولادت تسلیم کر لی جائے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت ان کی عمر گیارہ سال ہوتی ہے۔ اس صغر سنی میں ان کے بطن مبارک سے بچے کی ولادت فطرت کے خلاف ایک عجوبہ ہے۔ بقائمی ہوش و حواس اس عجوبہ کو کون تسلیم کر سکتا ہے۔ کتب سیر و تاریخ میں سیدہ بتولؓ کی ولادت شریفہ کے متعلق دو

تاریخیں بیان کی جاتی ہیں - زرقانی کی تصریح کے مطابق ابن جوزی کہتے ہیں کہ بعثت سے پانچ سال پیشتر ان کی ولادت ہوئی اور صاحب الاستیعاب میں حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ بعثت نبوی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ ابن جوزی کے قول کے مطابق شادی کے وقت ان کی عمر انیس سال کے قریب ہو گی اور ابن عبد البر کے قول کے مطابق پندرہ سال کے قریب۔ صاحب اکمال فی اسماء الرجال شیخ الرجال شیخ ولی الدین ابی عبداللہ کے قول کے مطابق سیدہ بتولؓ کی عمر وفات کے وقت اٹھائیس سال تھی اس قول سے بھی ان جوزی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

اس کے بعد محترمہ نے ان خواتین کے اسماء کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی تربیت کی ان میں حضرت اسماء بنت عمیس کا بھی تذکرہ کیا ہے یہ بات بھی تاریخی اور واقعات کے اعتبار سے غلط ہے۔ اس لئے کہ اس وقت بی بی اسماء بنت عمیسؓ اپنے زوج محترم سیدنا جعفرؓ بن ابی طالب کی معیت میں حبشہ میں مقیم تھیں۔ البتہ سیدہ بتولؓ کی مرض الوفات میں بی بی اسماء بنت عمیس نے ان کی تیمارداری کی تھی اور اس وقت وہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے حبالہ نکاح میں تھیں۔

اعلان نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

"جمہوریت ایک ناکام ترین نظام"

تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام درج بالا عنوان پر مقابلہ مضمون نویسی میں بہت سے قارئین نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ درج ذیل ہے۔

- اول: جناب محمد عابد نفیسی (خیر پور ٹامیوالی)
- دوم: جناب محمد ارشد انصاری (ملتان)
- سوم: جناب محمد عارف (خیر پور ٹاموالی)

حوصلہ افزائی: عزیزہ ھاجرہ بنت ابو میسون (ملتان)

اعلان کے مطابق درج بالا حضرات کو انعامات ارسال کئے جا رہے ہیں۔

ادارہ پوزیشن حاصل کرنے والے حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(ناظم تحریک طلباء اسلام پاکستان)